قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○(المائدة:100)

ترجمہ: کہہ دے بیکار اور نفع مند برابر نہیں ہو سکتے اگرچہ بیکار کی کثرت تجھے تعجب میں ڈال دے تو اللہ سے ڈرو اے حق پسندوں تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

کفر و شرک کی جڑ اجماع کے رد پر مدلل و جامع کتاب

اجماع کی پھٹکار

مصنف : فاضل ستاریہ اسلامیہ محمد ظہیر الدین ربانی

المکتبۃ الظاہریۃ

فہرست کتاب

مقدمۃ الکتاب

اللہ سب پر مہربان رحمت والے کے نام سے وہ ہی تو ہے جس نے انسانوں اور جنوں کو اپنی تابعداری کے لئے تخلیق کیا اورانکی رہنمائی کا سامان کردیا اب یا تو وہ فرمانبردار بنیں یا بڑے نافرمان اور اسنے نبی محمد کو کائنات کے طرف صرف اس مقصد سے بھیجا تاکہ وہ اسکےپیغام کو صاف صاف پہنچادیں۔

اجماع کی تعریف:

اجماع اردو زبان میں اتفاق کوکہتے ہیں اور اصول فقہ میں اجماع کی تعریف میں اختلاف ہے 1) کسی دور کے ہر مسلمان کا کسی مذھب و رائے پر اتفاق کرنا 2) کسی دور کے سارے فقیہوں کا کسی مذھب اور رائے پر اتفاق کرنا۔جس مذھب و رائے پر اجماع ہوتا ہے اسے مجمع علیہ قول کہتے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ اجماع کی تعریف پر بھی اجماع نہیں ہے۔
قائلین اجماع کے پیش کردہ دلیلوں کی حساب سے (جنھیں ہم پیش کرکے انکے استدلاوں کا باطل کریں گے) اس میں صرف فقھاء کا جمع ہونا کافی نہیں بلکہ ہر مسلم کا اس رائے پر جمع ہونا چاہئے کیونکہ انکی پیش کردہ دلیلوں کے مطابق فقھاء کی قید اجماع میں نہیں ہے یہ تحکم و ترجیح بلا مرجح ہے۔

اجماع کی اقسام:

اجماع کی دو اقسام ہیں 1) وہ اجماعی قول جو تحقیق کرنے پر قرآن کے مطابق ثابت ہو 2) وہ اجماعی قول جو تحقیق کرنے پر قرآن کے مطابق ثابت نہ ہو۔
پہلی اجماع کی صورت قابل عمل ہے اور دوسری صورت میں اجماعی قول کی پیروی کرنا حرام ہے اور اس کو حق سمجھنا کفر و شرک ہے اور اسہی بات کو ہم براہین قاطعہ سے ثابت کریں گے۔

اجماع کی حیثیت:

کثیر لوگ اجماع کو دلیل مانتے ہیں یعنی کہ اگر کسی بات پر اجماع ہو تو اس قول کو چھوڑنا حرام ہے اور اسکی مخالفت کی اجازت نہیں اگرچہ قرآن کی نصوص و آیتیں اسکے مخالف نظر آئیں وہ قول اجماع پر اندھے ہوجاتے ہیں اسکے خلاف آپ کو قرآن سمجھنے کی اجازت نہیں ہے جس قرآن کو سمجھ کرپیروی کرنا اللہ نے فرض کیا ہے اور اسکی مخالفت کو کفر و شرک قرار دیا ہے بلکہ اجماع کی تفتیش کی جائے گی کہ قرآن کے مطابق ہے یا نہیں تو اگر قرآن کے مطابق ہو تو تسلیم کریں گے قرآن کے مطابق نہ ہو تو اسکی پیروی کرنا شرک ہے اللہ کی حاکمیت میں سارے فقھاء یا ساری امت کو شریک کردینا ہے اور اللہ کے برابر قرار دینا ہے کہ اللہ کے خلاف انکی بات مقبول ہے اور مشرکین کا طریقہ ہے کہ وہ اجماع کو حجت مانتے تھے اور مانتے ہیں اور اسکے خلاف قرآن کی آیت

پیش کی جائے تو کہتے ہمارے آباء و اجداد تم سے زیادہ جانتے ہیں اور قرآن ہمارے ہم نظر لوگوں کے اجماع کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا اور آیت کے مفہوم کو نظر انداز کردتے ہیں یا آیت کریمہ کا مفہوم تبدیل کرڈالتے ہیں اور باپ دادا کے اجماع کے آگے اندھے ہوجاتے ہیں یہ کفر کی خطرناک اور شرک کی بھیانک ترین صورت ہے اور کوئی شک نہیں اللہ انکے باپ دادا سے زیادہ جانتا ہے اسکا قول انکے اجماعی قول کے مقابلے میں درست ہے۔یہ لوگ اسطرح کے ہوتے ہیں کہ جب آپ انکے سامنے قرآن کی آیت پیش کردیں تو یہ اسکے مفہوم کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں ہم نے یہ بات اپنے اکابرین سے نہیں سنی ہم کیسے مان لیں تو کیا انکے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ اللہ نے وہ فرمادیا ہے !تو کیا اللہ کا فرض تھا کہ تمہارے اکابروں کو پاک رکھے !یا تمہارے اکابرین غلط و اجتھادی خطا سے پاک تھے !جب ایسا نہیں ہے تو لوگوں کا اجماع و اتفاق حجت و دلیل کیسے ہوگیا لیکن جنھیں اللہ نے اندھا کردیا ہے وہ مشرکین کی طرح اپنے باپ داداؤں پر آنکھیں بند کرتے ہیں اللہ نے انھیں زمین پر چلنے رینگنے والوں میں سب سے بدترین قرار دیا ہے خیر قرآنی دلیلیں تو ابھی تفصیل سے پیش کرنی ہے۔

اجماع کا ہر دعوی جھوٹا ہوتا ہے:

کسی دور کا ہر ہر مسلم یا ہر فقیہ جب کسی دینی فکر پر جمع ہوجائے تو اسے اجماع کہا جاتا ہے محمد رسول اللہ کی موت کے بعد ہر دور میں لاکھوں بلکہ کروڑوں بھی مسلمان رہے ہیں ان میں سے ہر ایک کی فکر و مذھب کیسے معلوم ہوسکتا ہے یہ ناممکن ہے ہر ہر مسلم یا فقیہ کا نظریہ بسند یقین نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے تو جو یہ کہے کہ فلاں بات پر اجماع ہوگیا ہے وہ کاذب و جھوٹا ہے۔

دس بارہ لوگوں کے جمع ہونے سے اجماع واقع نہیں ہوتا بالفرض مرد کے ریشم کے حرام ہونے کے بارے میں دس علماء کے قول منقول ہوں باقی کوئی حلال کا قائل بھی تھا اسکا علم نہ ہو تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ دس بارہ لوگ جمع ہوگئے تو اجماع ہوگیا یہ تو مذاق ہے بلکہ یقینی طور پر ثابت کرنا ہوگا کہ فلاں دور کے ہر فقیہ یا مسلم کا قول تھا کہ ریشم مرد پر حرام ہے اگر یہ ثابت ہوجائے پھر کوئی اجماع کا انکار کردے تو اب کہیں گے کہ فلاں نے اجماع تسلیم نہیں کیا تو جب تک اجماع ثابت ہی نہیں ہوا تو کسی پر اجماعی قول کے انکار کرنے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا ورنہ فرعونیت ہوگی اور اگر وہ اجماع کا انکار بھی کرے تو بھی اسکا انکار کرنا فرض اور اللہ کی عبادت و فرمانبرداری و عین ایمان ہے جبکہ وہ اللہ کے قرآن کے مطابق بات نہ بتائے۔کسی بات کا منقول نہ ہونا اسکے موجود نہ ہونے کی دلیل نہیں ہوتی کہ اختلاف منقول نہیں ہوا تو اسکا یہ مطلب نکالا جائے کہ اختلاف تھا ہی نہیں یا کہنا ہم نے تو کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا تو تمیں نہیں معلوم یا تم نے نہیں سنا تو اسکا مطلب نہیں کہ وہ ہے ہی نہیں بے شک بہت سارے انبیاء اللہ نے مبعوث کئے لیکن ہم نے انکے بارے میں نہیں سنا تو اسکا یہ مطلب ہے کہ وہ تھے ہی نہیں اللہ نے قرآن تورات و زبور و انجیل کے سوا بھی صیحفوں اتارے تھے تو کیا وہ انکے نام منقول ہیں؟ منقول نہیں ہیں تو کیا اسکا مطلب ہوگا کہ ایسا نہیں تھا؟ لیکن حالت یہ ہے پہلے والے لوگوں کا ایک قول بھی بالیقین و بالقطع ثابت نہیں ہے کسی دور کے ہر ہر فقیہ یا مسلم کا قول کیا تھا اسے یقین سے ثابت کرنا اسکا خود اندازہ کرلیں۔

کفر پر اجماع کا پردے:

مذھبی پیشواؤں کا یہ شیوہ ہوگیا ہے کہ کسی غلط بات کو ثابت نہیں کر پاتے تو یا تو ہٹدھرمی دیکھاتے ہیں یا نصیحت نظر انداز کردیتے ہیں یا پھر کہہ دیتے ہیں اس پر اجماع ہے اورحق تسلیم نہیں کرتے اپنے کفر وشرک اور اپنی غلطی پر اجماع کا پردہ بنایا ہوا ہے یہ تب بولتے ہیں جب انکے مخالف فقہاء کے اقوال لوگوں کے علم میں نہ ہوں بلکہ بعض اوقات تو صحابہ تک کے اقوال منقول ہوتے ہیں لیکن انکا ہٹدھرمی سے انکار کرکے کہتے دیتے ہیں کہ امت انکے قول پر متفق رہی ہے اور یہ انکی دلیل ہوگی یہ کفر پر کفر ہے ایک تو اللہ کی بات کا انکار کیا اور اوپر سے اجماع کی دلیل بنالیا جو کہ شرک ہے۔

ہر فرقے کا اپنا اجماع ہے:

ہر فرقے کا اپنا اجماع ہے اور وہ اپنی اجماع کی عبادت میں مصروف ہیں جب انھیں قرآن کی آیتوں نصیحت کی جائے تو کہتے ہیں یہ اجماع کے خلاف ہے یہ ہی کافر و مشرک ہونے کے لئے کافی تھا لیکن اگر ہم انھیں انکے فرقے کےپیشواؤں کے خلاف دوسرے فرقے کے عالم کہ قول پیش کردیں کہ اس نے اختلاف کیا ہے لہذا اجماع نہیں ہے توکہتے ہیں اس قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے اس سے اجماع نہیں ٹوٹے گا کیونکہ وہ عالم ہمارے فرقے کا نہیں ہے پھر اگر انھی کے فرقے کے کسی پیشوا کا قول دیکھادیں جو انکے اجماع کی مخالفت کررہا ہو کہ دیکھو تمہاراپیشوا خود تم سے اختلاف کررہا ہے تو اجماع نہیں ہوا توکہتے ہیں جو ہمارے اتفاقی قول سے اختلاف کرے گا وہ گمراہ ہے اور گمراہوں کے اختلاف سے اجماع ختم نہیں ہوتا،تو اللہ جنھیں گمراہ کرے انھیں ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔

ہمارے مناظرے:

ایک مرتبہ میرا اپنے بریلوی استاد سے مناظرہ ہوا تو انھوں نے مذھب حنفی کے کسی قول کو ثابت کرتے ہوئے کہا کہ اس پر اجماع ہے تو میں نے جوابا کہا ثابت کریں کہ اس پر اجماع ہے تو وہ خاموش ہوگئے۔

ایک مرتبہ ایک سے میرا مباحثہ ہوا تو مخالف نے کہا کہ آپ کی بات اجماع امت کے خلاف ہے تو میں نے کہا امت میں شروع سے اب تک کھربوں لوگ گذرے ہیں تو سب کے اقوال کیا کیا تھے ذرا قطعی طور پر ثابت کریں تو میں مان لوں گا کہ اجماع امت ہے تو انھوں نے نظر انداز کردیا۔

ایک مفتی تھا میرا اس سے مباحثہ ہو اس نے کہا بتائیں آپکا کیا اشکال ہے تو میں نے کہا میرا کوئی اشکال نہیں ہے تو اس نے کہا کہ آپ نے امام ابو حنیفہ کی تقلید چھوڑدی حالانکہ اماموں کے تقلید پر تو اجماع ہے تو میں نے کہا اجماع کہاں ہے ! پھر وہ اپنی بات سے مکر گیا۔

یہ سب بتانے کا مقصد یہ ہے کہ امت کو ان مولویوں نے گمراہ اس اجماع کے نام پر ہی کیا ہے اور جب انکے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی تو اجماع کا دعوی کردتے ہیں اور اپنے باپ دادا کے کفر کو چھپانے کے لئے اجماع کا سہارا لیتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اجماع ہوتا ہی نہیں ہے اجماع کیا ہوگا اسکی تو تعریف پر بھی اجماع نہیں ہے

اجماع کے تعلق سے اسلام کی رائے:

اجماع کی تحقیق کی جائے اگر قرآن اللہ کی کتاب کے مطابق ہو تو تسلیم ہے ورنہ اسکی پیروی کرنا حرام ہے اور اسے حق سمجھنا کفر و شرک ہے اور اجماع تو مشرکین کی دلیل رہی ہے اور انبیاء کی دلیل اللہ کا فرمان اور عقل رہی ہے دلیلیں ملاحظہ کریں:

1) اللہ نے اجماع کو دلیل قرار نہیں دیا اور اجماع کو دلیل ماننا اللہ پر الزام لگانا ہے اور دین میں اضافہ کرنا اور تبدیلی کرنا ہے

{وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ} العنکبوت/68

ترجمہ: اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر الزام لگائے یا سچ کو غلط مانے جب وہ اسکے پاس آئے کیا جھنم میں کافروں کی کوئ جگہ نہیں ہے۔

{وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ} المائدۃ/44

یعنی: اور جو بھی اس کتاب سے فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کی ہے تو وہ لوگ کافر ہیں۔

{وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ} الحج/08

یعنی: اور بعض انسان ایسے ہیں جو اللہ کے معاملے میں بے دلیل قطعی بغیر کسی ہدایت اور واضح کتاب کے بحث کرتے ہیں۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ (النحل:116)

یعنی: اور یہ جو تمہاری زبانیں کہتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے یہ کہہ کر اللہ پر الزام مت لگایا کرو بے شک جو اللہ پر الزام لگاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔

معلوم ہوا اللہ پر افتراء کرنا کفر ہے اللہ کی کتاب کے سوا کسی اور شیء سے فیصلہ کرنے والا کافر ہے اور اجماع کی حجیت اللہ کی وحی سے ثابت نہیں ہے لہذا اسے دین میں حجت ماننا کفر و شرک ہے۔

2) وإذا فعلوا فاحشة قالوا وجدنا عليها آباءنا والله أمرنا بها قل إن الله لا يأمر بالفحشاء أتقولون على الله ما لا تعلمون (الأعراف: 28)

یعنی: اور جب وہ برائی کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم نے اپنے بڑوں کو اس پر پایا ہے اور اسکا حکم اللہ نے ہمیں دیا ہے کہہ دے اللہ برائی کا حکم نہیں دیتا کیا تم لوگ اللہ پر ایسی بات کہتے ہو جسکا تمیں یقین نہیں ہے۔

معلوم ہوا جب ہمارے بڑے کسی فکر و عقیدے پر ہوں تو اللہ کے نام پر انکی پیروی کرنا حرام ہے جب تک یقینی طور پر ثابت نہ ہوجائے کہ ہمارے بڑے حق پر ہیں۔دیکھ لیں اللہ نے اجماعی بات کی پیروی کا انکار کیا جب کہ اسکا یقینی طور پر حق ہونا ثابت نہ ہو صحیح غلط کو تحقیق ہوگی پھر اجماعی قول کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔

3) إنهم ألفوا آباءهم ضالين (69) فهم على آثارهم يهرعون (الصافات:70)

یعنی بے شک انھوں نے(نافرمانوں نے) اپنے اکابرین کو غلطی پر پایا تھا پھر وہ انکے نقش قدم پر بے ساختہ دوڑتے تھے۔

معلوم ہوا بھڑکتی آگ اور زقوم کے درخت اور اللہ کے عذابات کا شکار ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ انھوں نے اپنے اکابرین کو غلطی پر پایا تھا اور وہ لوگ انھی کے نقش قدم پر دوڑتے تھے لہذا اجماع اگر غلطی پر ہوگیا ہو تو اسکی پیروی کرنا جھنم میں جانے کا باعث ہوگا۔

4) قال مترفوها إنا وجدنا آباءنا على أمة وإنا على آثارهم مقتدون (الزخرف : 23)

یعنی: اس(بستی) کے آسودہ حال لوگوں نے کہا بے شک ہم نے اپنے اکابرین کو ایک عقیدے پر پایا اور ہم انکے نقش قدم کے پیروکار ہیں۔

5))قالوا إنا وجدنا آباءنا على أمة وإنا على آثارهم مهتدون (الزخرف : 22)

یعنی: انھوں نے کہا ہم نے اپنے اکابرین کو ایک عقیدے پر پایا اور ہم انکے نقش قدم کے مطابق ہدایت یافتہ ہیں۔

معلوم ہوا کہ یہ طریقہ مشرکین اور لعنت ہے کہ کوئی کسی عقیدے و فکر کی پیروی صرف اسوجہ سے کرے کہ اسکے اکابرین اس پر جمع ہیں اور تحقیق نہ کرے کہ وہ نظریہ درست ہے یا نہیں اور خود کو ہدایت یافتہ صرف اسوجہ سے مانے کہ وہ اپنے بڑوں کی بات کی تحقیق کئے بغیر ہی اسکے ساتھ ہے۔

اشکال: اجماع کے شائقین کہتے ہیں کہ ہم کافروں کا اجماع قبول نہیں کرتے لہذا تم نے جو آیتیں پیش کی ہیں ان میں کافروں کے اجماع کی مذمت ہورہی ہے۔

جواب:ان آیتوں میں اللہ نے انکے اکابرین کو کہیں بھی کافر نہیں کہا بلکہ انھیں غلط عقیدے و باطل فکر کا حامل قرار دیا انھیں گمراہ قرار دیا تو ہم بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر ہمارے اکابرین اس قول کی وجہ سے غلطی و گمراہیت پر ہونگے تو انکے عقیدے کی پیروی نہیں ہوگی اگرچہ وہ مومن ہوں اور اگر وہ صحیح فکر اور حق عقیدہ ہو تو وہ بات قبول ہوگی اور جب باپ دادا نے قرآن کے حکم کے خلاف اجماع کیا ہوا تھا تو اگر انھوں نے لاپرواہی میں ایسا کیا تو کافر ہوں گے اور اگر اجتھادی خطا کی وجہ سے غلط فھمی میں قرآن کے حکم کا انکار کیا ہو تو گمراہ ہوئے تو دونوں صورتوں میں غلط فھمی میں یا لاپرواہی میں قرآنی حکم کے منکر تھے اس عقیدے کی پیروی حرام و کفر ہوگی اور یہ جاننے کے لئے اکابر سچے تھے یا غلطی پر انکے عقیدے و فکر کی قرآن سے تحقیق کی جائے گی انکا عقیدہ قرآن کے خلاف ہو تو انکا عقیدہ کفریہ ہے اور وہ غلطی پر ہیں اور عقیدہ قرآن کے مطابق ہو تو تسلیم ہوگا لہذا یہ اشکال نہیں

بنتا کہ یہ آیتیں صرف کفار اکابرین کے بارے میں ہے ہر ان اکابرین کے بارے میں ہیں جو گمراہ و غلطی پر ہوں اب مومن ہوں یا کافر یہ الگ بات ہے۔

6) إن شر الدواب عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون (الانفال : 22)

یعنی : بے شک زمین پر چل اور رینگنے والوں اللہ کے نزدیک سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو اندھے بھرے ہیں جو عقل استعمال نہیں کرتے۔

معلوم ہوا اپنے بڑوں پر آنکھیں بند کرکے اندھے بن جانا کہ فلاں عقیدے پر بڑوں کا اجماع ہے لہذا اسکی مخالفت نہیں ہو سکتی وہ قرآن میں تدبر کرکے اجماع کے غلطی یا درستی کو معلوم نہ کرے کہ اجماع صحیح بات پر ہوا یا غلط بات پر تو وہ اللہ کے نزدیک بدترین ہے۔

7) قالوا يا شعيب أصلاتك تأمرك أن نترك ما يعبد آباؤنا (هود : 87)

یعنی : انھوں نے کہا اے شعیب کیا تیرا دین تجھے یہ حکم دیتا ہے کہ ہم اس عقیدے کو چھوڑدیں جسکی تابعداری ہمارے اکابر کیا کرتے تھے۔

معلوم ہوا اللہ کے خلاف کسی اجماعی قول کو ماننا حرام اور سنت کفار ہے تو جو قرآن کے خلاف اجماع سے دلیل لائے اور قرآن کے مفهوم کا انکار کرکے اس میں اجماع کے موافق معنی نکالے تو وہ کافر ہے۔

8) ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون (المائدة : 44)

یعنی : اور جو بھی اس کتاب سے فیصلہ نہ کرے اللہ نے اتاری ہے تو وہ لوگ کافر ہیں۔

اور جب ایسا ہے تو جو بھی اس اجماعی قول سے فیصلہ کرے اور قرآن سے نہ کرے یا قرآن اسکے خلاف بات کررہا ہو تو یہ فیصلہ کرنے والا کافر ہے۔

9) فلما جاءهم موسى بآياتنا بينات قالوا ما هذا إلا سحر مفترى وما سمعنا بهذا في آبائنا الأولين (القصص : 36)

یعنی : تو جب انکے پاس موسی صاف صاف بتانے والی دلیلیں لایا تو انھوں نے کہا یہ صرف کھلا جھوٹ ہے اور ہم نے اس بات کو اپنے پہلے والے اکابرین سے نہیں سنا۔

یہ ہی کام اجماعیوں کے ہیں جب انھیں قرآن کی آیت یا آیتیں پیش کریں تو کہتے ہیں یہ قول تو سلف سے منقول ہی نہیں ہے یا ہم نے تو اپنے علماء سے یہ نہیں سنا اور بہانہ کرکے خفیہ انداز سے گھما کر قرآن کے معنی کا انکار کردتے ہیں کیونکہ وہ معنی سلف کے خلاف تھا اور جب ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا جائے جو انکے سلف کے خلاف ہو تو اس میں دوسرا معنی تراش لیتے ہیں اور اسکے صاف سختی سے انکاری ہوجاتے ہیں یہ شرک کی بھیانک صورت ہے۔

10) ما سمعنا بهذا في الملة الآخرة إن هذا إلا اختلاق (ص : 07)

یعنی ؛ (کفار نے کہا) ہم نے اس بات کو آخری مذہب میں نہیں سنا یہ من گھڑت بات کے سوا کچھ نہیں ہے۔
معلوم ہوا یہ کفار کا طریقہ ہے کہ وہ اجماع کو حجت و دلیل مانتے تھے اس کی بنیاد پر اللہ کی بات کا انکار کردیا کرتے تھے اور یہ کہتے کہ ہم نے یہ نہیں سنا۔

11) إن أتبع إلا ما يوحى إلي (الانعام : 50)

یعنی (اے بندے کہہ دے) میں صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو وحی میری طرف پہنچائی گئی ہے۔
معلوم ہوا صرف وحی کی پیروی کرنا ہے اسکے سوا کسی کی پیروی نہیں ہے اور اجماعی قول وحی نہیں ہے اور جب اجماعی قول وحی قرآن کے خلاف آئے گا تو اسکی پیروی کرنا حرام ہوگا۔

12) اتبعوا ما أنزل إليكم من ربكم ولا تتبعوا من دونه أولياء قليلا ما تذكرون (الأعراف : 03)

یعنی : جو کتاب تمہارے آقا کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی ہے اسکی پیروی کرو اور اسکے سوا دوسرے سرپرستوں کی پیروی مت کرو تم کم نصیحت لیتے ہو۔

13) ومن يشاقق الله ورسوله فإن الله شديد العقاب (الحشر : 04)

یعنی : اور جو بھی اللہ اور اسکے رسول سے مخالفت کرے گا تو بے شک اللہ سخت پکڑ والا ہے۔

14) فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب أليم (النور : 63)

یعنی : تو جو لوگ اس (اللہ) کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں انھیں ڈرنا چاہئے کہ انھیں کوئی فتنہ پہنچے یا انھیں دردناک عذاب پہنچے۔

15) ومن يعص الله ورسوله ويتعد حدوده يدخله نارا خالدا فيها وله عذاب مهين (النساء : 14)

یعنی : اور جو اللہ اور اسکے رسول کے خلاف جائے گا اور اسکے حدود کی پامالی کرے گا تو وہ اسے ایک آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اسہی کے لئے تو ذلت کی سزا ہے۔

14) ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا (الأحزاب : 36)

یعنی : اور جو بھی اللہ اور اسکے رسول کے خلاف جائے گا تو وہ صاف گمراہی میں بتلا ہوگا۔

لہذا جو بھی اس اجماعی قول کی پیروی کرے گا جو اللہ کی کتاب جو رسول لائے اسکے خلاف ثابت ہو تو وہ کافر ہوگا اور ہمیشہ کے عذاب میں جائے گا بلکہ اسے یہ چاہئے اس اجماع کرنے والوں کو گمراہ و غلط مانے اور انکی اصلاح کرے اور اللہ کی پیروی کرے جو اسکا اکیلا آقا و سرپرست ہے۔

یہ پورا قرآن نازل ہی اس لئے ہوا کہ انسان صرف اللہ واحد قہار کی پیروی کریں اور جو اسکے خلاف کسی کی پیروی کرے گا وہ عاصی ہے اور اسکی پیروی میں اللہ کی بات کا انکار کردے اور اسکے طرفداری میں اللہ کی آیت کا مفہوم تبدیل کردے تو وہ کافر ہے تو اس بات کے لئے دلیلیں نقل کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ پورا قرآن ہی اسکی دلیل ہے۔

15) ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا (النساء : 115)

یعنی: اور جو بھی اللہ کے رسول کے خلاف جائے جب کہ ہدایت اس پر واضح ہوچکی ہو اور مومنین کے راستے کے سوا اور کی پیروی کرے تو ہم اسے اس سے پھیر دیں گے جس سے وہ پھرا ہے اور ہم اسے جھنم میں داخل کریں گے اور وہ کتنا برا انجام ہے۔

اس آیت کے مطابق ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت کرکے مومنین کے راستے کے سوا کی پیروی کرے وہ جھنمی ہے یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اجماعی قول کی پیروی کرنا حرام ہے اور یہ مومنین کے راستے کی مخالفت ہے کیونکہ مومنین صرف وحی کی پیروی کرتے ہیں جو محمد رسول اللہ پر اتاری گئی اور خصوصا جب اجماعی قول اللہ کی وحی کے خلاف ہو تو یہ رسول کی مخالفت ہے اور راہ مومنین کو ترک کرنا ہے اور جھنمی ہونے کی سبب ہے۔

16) ولو شاء الله لجعلكم أمة واحدة ولكن يضل من يشاء ويهدي من يشاء (النحل : 93)

یعنی: اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک عقیدے پر جمع کردیتا لیکن وہ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

اس طرح کی بہت سی آیتیں قرآن حکیم میں موجود ہیں جو یہ شہادت دیتی ہیں کہ ہدایت دینا اور گمراہ کرنا یہ اللہ کے اختیار میں ہے اسکا مالک اللہ ہے تو جو ہدایت اور گمراہیت کو اللہ کی ملکیت سے خارج مانے ان سب آیتوں کا منکر ہے اور اجماعی لوگ یہ ہی کہتے ہیں کہ سارے مسلمانوں کو اللہ گمراہ نہیں کرسکتا جب وہ کسی عقیدے پر جمع ہوں لہذا اب انکی بات بے دلیل تسلیم کرلی جائے حالانکہ اللہ جنھیں چاہئے گمراہ کرے۔ہدایت کسی کی جاگیر نہیں ہے کہ ان پر گمراہی نہیں آسکتی اللہ چاہے تو ساری انسانیت کو گمراہ کردے اور اسکے بعد آنے والوں کو ہدایت دے۔

17) الله يفعل ما يريد (البقرة : 2533)

یعنی: اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

18) الله يفعل ما يشاء (ال عمران : 40)

یعنی: اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

19) إن الله يفعل ما يريد (الحج : 14)

یعنی: بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔
معلوم ہوا کہ اگر اللہ چاہے تو سارے مسلمانوں کو غلطی میں بتلا کردے اور بعد والوں کو ہدایت دے دے تو جب یہ ممکن ہے تو سارے مسلمانوں کا کسی عقیدے پر جمع ہونا ان کے حقانیت کی دلیل نہیں ہے ممکن ہے کہ وہ غلطی کا شکار ہو گئے ہوں لہذا شک اور بے دلیلی کی وجہ سے اسکی اتباع حرام ہے اس اجماعی قول کو دین کا حصہ ماننا کفر و شرک ہے اور جب اجماعی قول قرآن کے خلاف بات کر رہا ہو تو اسکی اتباع حرام اور اسکا عقیدہ رکھنا کفر و شرک ہے۔

20) أولم يكفهم أنا أنزلنا عليك الكتاب يتلى عليهم إن في ذلك لرحمة وذكرى لقوم يؤمنون (العنكبوت: 51)
یعنی: (اے بندے) کیا انھیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تیری طرف کتاب اتاری ہے جو انھیں پڑھ کر بتائی جاتی ہے یقینا اس میں رحمت اور نصیحت ہے بات ماننے والوں کے لئے۔
معلوم ہوا نصیحت کے لئے اللہ کی کتاب قرآن ہی کافی ہے تو ہمیں اجماع کی کوئی ضرورت نہیں ہے اجماع کی تحقیق ہوگی اگر قرآن کے مطابق ہوگا تو تسلیم ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔

21) لَقَدۡ كَانَ فِیۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی وَ لٰكِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَ تَفۡصِیۡلَ كُلِّ شَیۡءٍ وَّ هُدًی وَّ رَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ۠ (یوسف:111)
ترجمہ: انکے واقعات میں حق پسندوں کے لئے نصیحت ہے یہ کلام گھڑا نہیں جاسکتا بلکہ جو کتاب اسکے ساتھ ہے اسکی تصدیق کرتا ہے اور ہربات کی تفصیل کرتا ہے اورہدایت اور رحمت ہے تسلیم کرنے والوں کے لئے۔
معلوم ہوا کہ قرآن ہربات کی تفصیل کردیتا ہے اورجب ایسا ہے تو اجماعی قول کی ہمیں ضرورت نہیں ہے جو اسکی ضرورت مانے وہ ان آیتوں کا منکر ہے اور اجماعی قول کو دلیل ماننا تو اور بھی بڑا کفر ہے۔

22) وَ نَزَّلۡنَا عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّكُلِّ شَیۡءٍ وَّ هُدًی وَّ رَحۡمَةً وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ۠ (النحل:89)
ترجمہ: اور ہم نے تجھ پر کتاب اتاری ہے جو ہربات کو صاف صاف بتاتی ہے اورہدایت اور رحمت اورنوید ہے مسلمین کے لئے۔

23) وَ لَقَدۡ صَرَّفۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰۤی اَكۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوۡرًا ۝ (بنی اسرائیل:89)
ترجمہ: اور ہم نے انسانوں کے لئے اس قرآن میں ہر مثال کو صاف صاف بتادیا ہے تو اکثر انسان بس اندھیروں پر ایمان لائے۔
اور جب اللہ نے قرآن مبین میں ہر مثال کو صاف صاف بتادیا تو قرآن پر اضافی کوئی شیء ہمارے لئے مثال کی حیثیت نہیں رکھتی۔

24) مَا فَرَّطۡنَا فِی الۡكِتٰبِ مِنۡ شَیۡءٍ (الانعام:38)
ترجمہ: ہم نے اس کتاب میں کچھ نہیں چھوڑا۔

معلوم ہوا اللہ نے جو بیان کرنا تھا سب کچھ تفصیل سے کتاب اللہ میں ذکر کردیا ہے تو اجماعی قول کی ہمیں ضرورت نہیں ہے جو اسکی ضرورت مانے وہ ان آیتوں کا منکر ہے اور اجماعی قول کو دلیل ماننا تو اور بھی بڑا کفر ہے۔

25) اهدنا الصراط المستقيم (6) صراط الذين أنعمت عليهم (الفاتحة : 07)

یعنی: ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے انکا راستے کی جنھیں ہدایت کی نعمت دی ہے۔

یہ دلیل ہے اس بات کی کہ فقط اجماعی قول کی پیروی کرنا حرام ہے خصوصا جب وہ اللہ کی کتاب کے خلاف ہو کیونکہ یہ ہدایت نہیں ہے کفر کی گمراہی ہے اور نہ ہی ہدایت یافتہ لوگوں کا طریقہ ہے اور ہمیں انکے طریقہ پر چلنا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔

26) قل أفاتخذتم من دونه أولياء لا يملكون لأنفسهم نفعا ولا ضرا قل هل يستوي الأعمى والبصير (الرعد : 16)

یعنی: (اے بندے) کہہ دے تو کیا تم نے اسکے سوا اور سرپرست بنا لئے ہیں جو بذات خود نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے کہہ دے کیا اندھا اور انکھیارا برابر ہوسکتا ہے!

27) أفحسب الذين كفروا أن يتخذوا عبادي من دوني أولياء إنا أعتدنا جهنم للكافرين نزلا (الكهف : 102)

یعنی: تو کیا کفار نے یہ گمان کرلیا ہے کہ وہ میرے بندوں کو میرے سوا سرپرست بنالیں گے یقینا ہم نے کافروں کی ضیافت کے لئے جھنم تیار کرر کھی ہے۔

28) مثل الذين اتخذوا من دون الله أولياء كمثل العنكبوت اتخذت بيتا وإن أوهن البيوت لبيت العنكبوت لو كانوا يعلمون (العنكبوت : 51)

یعنی: جنھوں نے اللہ کے سوا اور سرپرست بنالئے ہیں انکی مثال مکھڑی کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور یقینا سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے کاش کہ وہ یقین کرتے۔

29) ألا لله الدين الخالص والذين اتخذوا من دونه أولياء ما نعبدهم إلا ليقربونا إلى الله زلفى (الزمر : 03)

یعنی: خبردار خالص اطاعت صرف اللہ کی ہے اور جنھوں نے اسکے سوا اور سرپرست بنالئے ہیں(کہتے ہیں) ہم انکی تابعداری صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے خوب قریب کردیں۔

30) أم اتخذوا من دونه أولياء فالله هو الولي (الشورى : 09)

یعنی: یا انھوں نے اسکے سوا اور سرپرست بنالئے ہیں تو اللہ ہی سرپرست ہے۔

31) قل أغير الله أتخذ وليا فاطر السماوات والأرض وهو يطعم ولا يطعم (الانعام : 14)

یعنی: (اے بندے) کہہ دے کیا میں غیر اللہ کو سرپرست بنالو وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین کو بغیر سابقہ مثال کے تخلیق کرنے والا ہے وہ کھلاتا ہے اسے کھلایا نہیں جاتا۔

32) قل أغير الله أبغي ربا وهو رب كل شيء (الانعام : 164)

یعنی : (اے بندے) کہہ دے کیا میں غیر اللہ کو آقا بنا لوں حالانکہ وہ سب کا آقا ہے۔

33) أفغير الله أبتغي حكما وهو الذي أنزل إليكم الكتاب مفصلا (الانعام : 114)

یعنی : تو کیا میں غیر اللہ کو حاکم تسلیم کر لوں حالانکہ وہ ہی تو ہے جس نے تمہاری طرف تفصیل شدہ کتاب اتاری ہے۔

اسکے علاوہ بہت ساری آیتیں ہیں بلکہ پورا قرآن ہی ہے جو کہتا ہے کہ اللہ کے سوا دوسروں کو سرپرست مت بنا لو سرپرست صرف اللہ ہے تو اللہ کے سوا سارے فقہاء کے فہم و قول کو حجت ماننا اسے حرف آخر ماننا کفر و شرک ہے اور خصوصا جب وہ اللہ کے خلاف غلط فہمی میں اجتھاد کر رہے ہوں تو وہ تو بری ہوجائیں گے کیونکہ انھوں نے اجماع کی تقلید نہیں کی تھی اور بعد والے مریں گے کیونکہ انھوں نے انکے اجماع کی پیروی کی اور پوری چھان بین نہیں کی اور اسے حجت مانا یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ تو غلط ہو ہی نہیں سکتے اور اللہ کی بات سے اجماعی قول کے موافق مفہوم تراش لیا حالانکہ اللہ تو اسکے خلاف کہہ رہا تھا اسے نظر انداز کردیا اور کافر ہو گئے۔

34) والذين إذا ذكروا بآيات ربهم لم يخروا عليها صما وعميانا (الفرقان : 73)

یعنی : اور (رحمن کا تابعدار وہ ہیں) جنھیں جب انکے آقا کی آیتوں سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔

اجماعی لوگ اللہ کی آیتوں پر بہرے اندھے ہو کر گرتے ہیں اسطرح کہ جب انھیں قرآن کی آیتیں پیش کی جاتی ہیں تو جب وہ مفہوم اسکے فقھیوں کے خلاف ہوتا ہے تو ان آیتوں سے اندھے بہرے ہوجاتے ہیں اور انکے اتفاق کی پیروی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اجماع غلط نہیں ہوسکتا ہے اور آیت سمجھتے نہیں ہیں کہ ہمیں اجماع کے خلاف غلط بات سمجھ آرہی ہے یا ان آیتوں میں دوسرا مفہوم تراش لیتے ہیں کہ یہ اجماع کے خلاف نہیں ہے حالانکہ ان پر قرآن کی پیروی کرنا فرض تھا اسی پر ایمان لانا فرض تھا لیکن وہ ان آیتوں سے کفر کرتے ہیں اور اپنے فقہاء یا سارے مسلمانوں کو قرآن پر فوقیت دیتے ہیں اور آیتوں سے اندھے ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں غلط سمجھ آرہی ہے۔

35) أولئك الذين لعنهم الله فأصمهم وأعمى أبصارهم (23) أفلا يتدبرون القرآن أم على قلوب أقفالها (محمد : 24)

یعنی : یہ وہ ہیں جن پر اللہ نے پھٹکار کی ہے تو اس نے انھیں بہرہ کردیا ہے اور انکی آنکھوں کو اندھا کردیا ہے تو کیا وہ قرآن کو نہیں سمجھتے یا انکے دلوں پر انکے تالے ہیں۔

یہ اجماعی حضرات اجماع کے مقابلے میں اللہ کی کتاب سے اندھے و بہرے ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ معنی و مفہوم اجماع امت کے خلاف ہے تو یہ لوگ لعنتی ہیں جب پوری تحقیق کئے بغیر لاپرواہی یا ہٹدھرمی میں ایسا کریں۔

36) صم بكم عمي فهم لا يرجعون (البقرة : 18)

یعنی : بہرے گونگے اندھے ہیں کہ رجوع نہیں کرتے۔

37) صم بكم عمي فهم لا يعقلون (البقرة : 171)
یعنی : بہرے گونگے اندھے ہیں کہ عقل استعمال نہیں کرتے۔
اجماعی لوگ اجماع فقہاء کے خلاف اللہ کی آیتوں سے اندھے بہرے ہو کر اجماعی قول سے رجوع نہیں کرتے اور کہتے ہیں وہ لوگ غلط ہو ہی نہیں سکتے یہ ہی کفر ہے۔
38) اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابا من دون الله (التوبة : 31)
یعنی : انھوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا آقا بنا لیا۔
فقہاء یا مسلمانوں کو اپنا آقا بنا لینا کہ جس عقیدے پر یہ جمع ہو گئے وہ ہی واجب الاطاعت اور تابعداری کے لائق ہے یہ ہی شرک ہے بلکہ یہ حق صرف اللہ کا ہے جو کہ انھوں نے جمیع فقہاء یا جمیع مسلمانوں کو دے دیا اگرچہ انکی بات اللہ کے خلاف ہو اور انکا گمان ہے کہ انکی بات اللہ کے خلاف نہیں ہو سکتی جسکی اللہ نے کوئی قطعی دلیل نہیں اتاری
39) اجماعی قول یقینی و قطعی طور پر حق نہیں ہوتا وہ غلط بھی ہو سکتا ہے اور سچ بھی ہو سکتا ہے وہ یقینی و قطعی نہیں ہوتا لہذا اسکی پیروی حرام ہے اس پر براہین قاطعہ ہم پیش کریں گے:
شک کی پیروی کرنا شرعا حرام ہے اسکی دلیلیں ملاحظہ کریں:
1) قل إنما حرم ربي الفواحش ما ظهر منها وما بطن والإثم والبغي بغير الحق وأن تشركوا بالله ما لم ينزل به سلطانا وأن تقولوا على الله ما لا تعلمون (الأعراف:33)
یعنی(اے بندے) کہہ دے میرے آقا نے صرف حرام کیا ہے ان ظاہری اور باطنی أمور کو جو شریعت کے مطابق بے حیائی ہیں اور گناہ اور حق تلفی کو اور تمہارے اللہ کے ساتھ اسے برابر کرنے کو جسکی اس نے کوئی قطعی دلیل نہیں اتاری اور(اس بات کو حرام کیا) کہ تم اللہ پر وہ بات کہو جسکا تمہیں یقین نہ ہو۔
معلوم ہوا کہ اللہ پر ایسی بات کہنا حرام ہے جسکا ہمیں یقین نہ ہو اور یہ بات معلوم ہے کہ ظن و شک میں غلطی اور جھوٹ کے دو امکانات باقی رہتے ہیں۔
2) ولا تقولوا لما تصف السنتكم الكذب هذا حلال و هذا حرام لتفتروا على الله الكذب ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون (النحل:116)
یعنی اور جو تمہاری زبانیں کہتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اسطرح کہہ کر اللہ پر جھوٹ پر باندھو بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔
معلوم ہوا جب تک یقین نہ ہو کسی شیء کو حلال یا حرام کہہ کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھے شک کی بنیادوں پر اللہ پر الزام لگانا کہ اس نے فلاں شیء کو حرام یا حلال کر دیا یا فلاں عقیدہ دین اسلام کا حصہ ہے کفر و حرام ہے۔

3) فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا لیضل الناس بغیر علم (الانعام:144)
یعنی تو اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے تاکہ وہ انسانوں کو گمراہ کرے بغیر کسی یقین کے۔
4) حرموا ما رزقھم اللہ افتراء علی اللہ فقد ضلوا و ما کانوا مھتدین (الانعام:140)
یعنی انھوں نے اس نعمت کو حرام کرلیا جو اللہ نے انھیں عطا کی اللہ پر جھوٹ باندھے ہوئے تو وہ گمراہ ہوگئے اور انھوں نے ہدایت نہیں پائی۔
5) لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع و البصر و الفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا (بنی إسرائیل:36)
یعنی (اے بندے) اسکی پیروی مت کر جسکا تجھے یقین نہ ہو بے شک سماعت اور آنکھ اور دل سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔
6) ھا انتم ھولاء حاججتم فیما لکم بہ علم فلم تحاجون فیما لیس لکم بہ علم۔(آل عمران:66)
یعنی سنو تم نے اس معاملے میں بحث کی ہے جسکا تمہیں یقین نہیں ہے تو تم اس معاملے میں کیوں بحث کرتے ہو جسکا تمہیں یقین نہیں ہوتا۔
7) وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن و ما قتلوہ یقینا(النساء:157)
یعنی اور بے شک جنھوں نے اس معاملے میں مخالفت کی ہے انکے پاس کوئی یقین نہیں ہے سوائے گمان کی پیروی کے اور انھوں نے اسے یقینا قتل نہیں کیا۔
8) قل ھل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ان تتبعون الا الظن و ان انتم الا تخرصون (الانعام : 148)
یعنی کہہ دے کیا تمہارے پاس کوئی یقینی دلیل ہے کہ تم اسے ہمارے لئے پیش کرسکو حقیقت یہ ہے کہ تم صرف شک کی پیروی کرتے ہو اور تم صرف اندازے لگاتے ہو۔
9) نبئونی بعلم ان کنتم صادقین (الانعام : 143)
یعنی مجھے یقین سے خبر دو اگر تم درست ہو۔
معلوم ہوا یقینی خبر ہی مقبول ہے شک سچ نہیں ہوتا۔

10) ما لھم بہ من علم و لا لابائھم کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا (الکھف:05)
یعنی انکے پاس کوئی یقین نہیں ہے اور نہ ہی انکے اکابر کے پاس ہے کتنی بڑی بات ہے جو انکے منہوں سے نکلتی ہے وہ صرف غلط کہتے ہیں۔
11) و من الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم و یتبع کل شیطان مرید (الحج:03)
یعنی اور بعض انسان وہ ہیں جو اللہ کے معاملے میں بغیر یقین کے بحث کرتے ہیں اور ہر بڑے سرکش کی پیروی کرتے ہیں۔

12) یعبدون من دون اللہ ما لم ینزل بہ سلطانا و ما لیس لھم بہ علم و ما للظالمین من نصیر (الحج : 71)
یعنی وہ اللہ کے سوا اسکی تابع داری کرتے ہیں جسکی اس نے کوئی قطعی دلیل نہیں اتاری اور انکے پاس کوئی یقین نہیں ہے اور ان نافرمانوں کا کوئی مدد گار نہیں ہوگا۔

13) و ما لھم بہ من علم ان تتبعون الا الظن و ان الظن لا یغنی من الحق شیئا (النجم:28)
یعنی اور انکے پاس کوئی یقین نہیں وہ صرف شک کی پیروی کرتے ہیں اور بے شک شک سچ بلکل برابر نہیں ہو سکتا۔

14) من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب او کذب الحق لما جاءہ الیس فی جھنم مثوی للکافرین (العنکبوت : 68)
یعنی اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر الزام لگائے یا سچ کو غلط مانے جب وہ اسکے پاس آئے کیا انکار کرنے والوں کا جھنم میں کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

15) اذا فعلوا فاحشۃ قالوا وجدنا علیھا آباءنا واللہ امرنا بھا قل ان اللہ لا یامر بالفحشاء اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون (الأعراف:28)
یعنی جب وہ کوئی زیادتی کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے اکابرین کو اس پر پایا ہے اور اللہ نے ہمیں اسکی حکم دیا ہے تو کہہ دے بے شک اللہ زیادتی کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جسکا تمہیں یقین نہیں ہوتا۔

پورا قرآن مبین اسطرح کی قطعی دلیلوں سے بھرا ہوا ہے مزید دلائل پیش کرنا ضروری نہیں ہے اس کے لئے قرآن مجید کا مطالعہ کریں خیر ان سے یہ قطعا معلوم ہوتا ہے کہ جس پر یقین نہ ہو اسکی پیروی کرنا حرام ہے اور دین میں بغیر یقین کے کوئی بات کرنا حرام اور کفر و شرک ہے کفر کی دلیلوں میں سے بعض دلیلیں گذر چکی ہیں اور شرک اس طرح کہ وہ اجماع کا تابعدار اللہ کی حاکمیت میں خود کو شریک کر رہا ہے کیونکہ وہ خود سے دین میں فیصلہ کرکے دین کا حاکم بن رہا ہے یا کسی فقیہ یا ایک سے زیادہ فقھاء کے قول سے دین میں فیصلہ کردے تو وہ اس فقیہ یا ان فقھاء کو اللہ کی حاکمیت میں شریک کر رہا ہے کیونکہ دین کا فیصلہ صرف اللہ کے فرمان سے ہوتا ہے اور فقیہ کا قول اللہ کا کلام نہیں ہے اور نہ ہی سو فیصد درست ہے نہ ہی اللہ نے اسکے اقوال کے صحیح ہونے کی سند نازل کی ہے۔

قائلین اجماع کے استدلالوں کا جواب:

قائلین اجماع کے پاس کوئی صحیح دلیل نہیں ہے سوائے گھڑی ہوئی روایتوں کے اور گھڑی ہوئی روایتیں ہر فرقے کے پاس ہیں اور وہ ان سے اپنے اپنے دین کو ثابت کرتے ہیں اور سرکشی سے ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں تو کیا ہر فرقہ سچا ہے؟ نہیں بلکہ سچی اللہ کی کتاب ہے اور جو اسکی سچی پیروی کرے۔

اعتراض اول: اجماعی افراد کی قرآن سے ایک دلیل ہے جس کو بات بات پر پیش کردتے ہیں جس سے وہ غلط معنی نکالتے ہیں ملاحظہ کریں:

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا(النساء: 115)

یعنی: اور جو بھی اللہ کے رسول کے خلاف جائے جب کہ ہدایت اس پر واضح ہوچکی ہو اور مومنین کے راستے کے سوا اور کی پیروی کرے تو ہم اسے اس سے پھیر دیں گے جس سے وہ پھرا ہے اور ہم اسے جھنم میں داخل کریں گے اور وہ کتنا برا انجام ہے۔'

اس آیت کریمہ سے اجماعی حضرات نے کہا کہ اس آیت میں اللہ نے مومنوں کے طریقے کے سوا دوسرے کی پیروی کو غلط قرار دیا ہے لہذا جب عقیدے پر سارے مومن جمع ہوجائیں اس سے عدول نہیں کرسکتے۔

جواب: یہ لوگ آدھی بات کرتے ہیں اور آدھی بات چھوڑ دتے ہیں پوری بات یہ ہے کہ جو ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کے طریقے کے سوا دوسرے کی پیروی کرے یہ دو باتیں ہیں تو جو رسول کی مخالفت کرکے مومنوں کی مخالفت کرے وہ مذموم ہے لیکن اجماع کی پیروی کرنا ہی رسول کی مخالفت ہے تو یہ آیت اجماعیوں کے خلاف ہے اس آیت کو ہم نے اجماع کے رد میں پیش کیا ہے تو جو مومنوں کے اتفاقی قول کی مخالفت اس وجہ سے کرے کہ وہ قول، رسول کے پیغام کے خلاف ہے تو بے شک وہ اس مذمت میں داخل نہیں ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو اجماع کی پیروی کرے اور صحیح غلط کی پیروی نہ کرے وہ رسول اللہ کا مخالف ہے وہ وعید میں داخل ہے۔

اعتراض ثانی اهدنا الصراط المستقیم (6) صراط الذین أنعمت علیهم (الفاتحة: 07)

یعنی: ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے انکا راستے کی جنھیں ہدایت کی نعمت دی ہے۔

اس آیت سے اجماعیوں نے اجماع کی حجیت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اسکا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ آیت ہمارے دلیل ہے کہ اجماع کی پیروی گمراہی ہے کیونکہ ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلنا ہے جنھیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور ہدایت یافتہ وہ نہیں جو اجماعی قول کو اندھے ہوکر مانتے ہیں بلکہ اللہ نے انھیں کافر قرار دیا ہے بلکہ ہدایت یافتہ وہ ہیں جو اللہ کے پیغام کی پیروی کرتے ہیں اور شرک نہیں کرتے اللہ کے سوا اوروں کو سرپرست نہیں بناتے اور فرمایا والذین إذا ذکروا بآیات ربهم لم یخروا علیها صما وعمیانا (الفرقان: 73) یعنی: اور (رحمن کا تابعدار وہ ہیں) جنھیں جب انکے آقا کی آیتوں سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہوکر نہیں گرتے۔

باقی اور کوئی قطعی دلیل انکے پاس نہیں ہے اور جب انکو ایمان لانے کی دعوت دیں تو کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا کہ "میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی "یعنی کفر چھپانے کے لئے جھوٹی روایت کا پردہ، اسطرح تو کوئی یوں بھی کہہ دے کہ رسول اللہ

نے فرمایا "میری امت کے سب سے بڑے جھوٹے وہ ہیں جو اجماع کو مانتے ہونگے" اب یا تو اللہ کا معجزہ یعنی قرآن کو مان لو یا انکی پیش کی ہوئی روایت مان کر قرآن سے کفر کرلو، شرک و اسلام میں فرق ہی یہ ہے کہ اسلام کی باتیں یقینی اور قطعی دلیلوں پر بنی ہیں اور شرک کی بنیاد کھولی ہے۔

اور اللہ نے فرمایا ہے وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ (ابراہیم:26)

ترجمہ: اور بے کار بات کی مثال جیسے بیکار درخت جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ دیا گیا ہے جسکا کوئی قرار نہیں ہے۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○(المائدة:100)

ترجمہ: کہہ دے بیکار اور نفع مند برابر نہیں ہوسکتے اگرچہ بیکار کی کثرت تجھے پسند آئے تو اللہ سے ڈرو اے حق پسندوں تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

اتممت اعنی ظہیر الدین بن ذاکر الدین ہذہ الجمعۃ بعون الذی بیدہ ملکوت کل شیء مخلصا لربہ الدین و لہ الحکم و وسع کرسیہ السماوات و الأرض و لا توفیق الا باللہ والیہ انیب۔